مطبوعات

پاکستان اور قومی یک جہتی از جناب پروفیسر محمد صدیق قریشی ۔ ناشر: فیروز سنز، لاہور، راولپنڈی، کراچی ۔ جدید ترین کمپوٹرائیزڈ طباعت، بہت اچھا کاغذ، خوش نما ٹائیٹل، صفحات ۹۰ قیمت ۴۰/- روپے۔

کتاب موضوع و مقصد کے لحاظ سے اس قابل ہے کہ اس کا خیر مقدم کیا جائے۔ یک جہتی کے فقدان سے بے شمار خطرناک عوارض نمودار ہوتے ہیں۔ اور یک جہتی قائم کرنے سے یہ دُور ہو سکتے ہیں۔

یہ بات تعریف کے قابل ہے کہ مصنّف نے تاریخی حقائق ہوں یا معاشی اور معاشرتی مسائل اور ان کے سیاست پر اثرات، ان سب کے متعلق جو باتیں کہی ہیں اُن کے لیے کہیں حوالے بھی دیئے ہیں اور نہیں بھی دیئے تو بین السطور میں ان کا مطالعہ جھلکتا ہے۔ انہوں نے قوم اور قومیت کے سلسلے میں بھی گفتگو کی ہے اور اتحاد و افتراق کے نفع و نقصان پر بھی۔ لیکن بہت سی ضروری باتیں انہوں نے "خود شناسی" کے باب میں کہی ہیں۔ بہت سی زیادتیاں اور محرومیاں اور تضاد ہیں جن کی وجہ سے ہماری وحدت میں خلل آتا ہے۔

کتاب کہتی ہے کہ پاکستانیت کو مضبوط ہونا چاہیے ! لیکن لوگ سب دیکھتے ہیں کہ اسی پاکستان

کے بڑے بڑے علمبردار اور نگہدار پاکستان کو کھائے جا رہے ہیں اور آبادی کے بعض حصوں کو مصیبت کا شکار بنا رہے ہیں تو ان کے احساسات ردِّعمل کا شکار ہو کر صحت سے محروم ہو جاتے ہیں۔

کتاب کہتی ہے کہ علمائے کرام دین و ایمان کو پھیلائیں، وہی تو ہمارا اصل رشتۂ وحدت ہیں۔ حالانکہ جہاں ایک طرف صورت یہ ہو کہ حکومتی اور نیم حکومتی ادارات اسلام کی بیش قیمت قدروں کو پیمانۂ کبیر پر تباہ کر رہے ہوں اور جہاں معاشرے میں دین اور اس کے قانون کو کوئی مؤثر مقام دینے سے حکومت کو انکار ہو۔ اور اس کے اکابر تک عملاً اس سے آزاد رہتے ہوں اور منافقینِ دین کو نوازتے ہوں اور جہاں علمائے دین کو ملّا کہہ کر ان کا مذاق اڑایا جاتا ہو۔ جہاں نظامِ تعلیم لارڈ میکالے کی بنیادوں پر یا تو مشنریوں کا قبول ہو یا انگلش میڈیم پبلک اسکولوں کا، اور غبن اور خیانت اور رشوت کا عام چلن ہو اور جہاں غریب طبقوں کو ہمیشہ پسنے رہنا ہو، وہاں آپ دس ہزار مولویوں کو بھی وعظ کہنے کے لیے لگا دیں تو وہ ان تضادات کا ازالہ نہیں کر سکتے جو اکابرِ قوم اور عوام میں ہیں۔

پس ہم صدق دل سے پروفیسر محمد صدیق قریشی صاحب کی دعوتِ اتحاد کے ساتھ ہیں اور خرابیٔ احوال کے تجزیے کے بعض پہلو بھی ان کے قلم سے بہت اچھے سامنے آئے ہیں، لیکن وہ بگاڑ کے پورے اسباب پر حاوی ہو کر جامع اور مؤثر حل نہیں دے سکے۔

مثلاً حل تجویز کرتے ہوئے اہم ترین سوال یہ آتا ہے کہ ایک پاکستانی کا ـــــ وہ حاکم ہو یا شہری ـــــ نصب العین کیا ہے جس کے لیے وہ ساری زندگی کھپا دے یا یہ کہ اُسے کس ساخت کا انسان بننا چاہیے اور کیوں اور کس طرح ؟

آج کے حالات میں جو پراگندگی ہے، اس کے لحاظ سے ایسی تحریریں بہرحال ضروری اور مفید ہیں۔

ماہنامہ ہم قدم | مدیر: ریاض محمود و معاونین - اشاعت اپریل ۱۹۸۸ء قیمت: ۴/- روپے

پتہ: ۱- اے ذیلدار پارک روڈ، اچھرہ، لاہور - پوسٹل کوڈ نمبر ۵۴۶۰۶

یہ ایک خاص نمبر ہے - اسے پڑھ کر یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ اسلامی جمعیت طلبہ جس کا کوئی مقصد اس کے سوا نہیں کہ نظامِ تعلیم اسلامی بنیادوں پر صحیح شکل میں استوار ہو، اور حکومت و معاشرہ دونوں کی سطح پر اسلام کے اُصول و قوانین اور اداروں کو اُبھارا جائے - اسے ایک مخالفانہ ماحول کی طرف سے ان پاکیزہ مقاصد کی سزا برابر ملتی رہی ہے - سزا کا ایک حصّہ یہ پروپیگنڈا کہ جمعیت غنڈوں کا تشدد پسند گروہ ہے اور دوسرا حصّہ یہ کہ انہیں کے آدمیوں کو مسلسل شہید اور زخمی کیا جاتا ہے اور مجرم اوّل تو پکڑے نہیں جاتے، نشان دہی ہو بھی تو حوالات میں رہ کے آجاتے ہیں، سزا کسی کو نہیں ہوتی - یونیورسٹی سے طلبہ کو نکالا جاتا ہے تو جمعیت ہی کی بڑی تعداد کو نکالا جاتا ہے - جمعیت کی مظلومیت کا اندازہ اس سے کیجیے کہ ۷ نومبر ۱۹۸۷ء کی شام کو پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں اسلم فتیانہ کو گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا، ۲۸ فروری ۱۹۸۸ء کو کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور جمعیت کے ناظم اور سال چہارم کے طالب علم زبیر خاں بابر کے خون سے در و دیوار سرخ ہو گئے - ۱۵ مارچ ۱۹۸۸ء کو جمعیت کے رکن طارق جاوید کو شہید کر دیا گیا - اِن کا جرم؟ ان کے قاتل؟ ملزمان کی گرفتاریاں؟ تفتیش؟ سی آئی ڈی کہاں؟ پولیس؟ وزراء؟ محکمہ انصاف؟ احتساب؟ سیاسی جماعتیں؟ طلبہ کی جماعتیں؟ ذرائع ابلاغ؟ شہیدوں کی آخری نگاہوں نے تو یہی کچھ دیکھا ہوگا کہ سب کچھ ان کی مظلومانہ لہو کی لہروں میں ڈوب گیا -

یہ مصنوعی ڈراپ سین آخرت میں ختم ہو جائے گا اور بہت سے سیاہ چہرے نمایاں ہوں گے - جس ملک میں ظلم کو اذنِ عام مل جائے، پھر اسے اس زندگی میں بھی فلاح و سعادت نہیں ملتی -

---

ماہنامہ ہمدرد | مدیر: حکیم محمد سعید - مقامِ اشاعت: ہمدرد مرکز، ناظم آباد کراچی ۱۸ -

قیمت: ۴/- روپے

اِس باتصویر رسالے کا سرورق جدید طریق تزئین سے آراستہ ہے - کاغذ خوب ہے - طباعت ٹائپ کی - مضامین "آزادی میرا حق ہے"، "حوصلۂ تازہ کی جستجو"، "آوازِ حق"، "شرفِ انسانی"

"روز و شب" اور "شذرات" کے عنوانات پر ہیں۔

دلچسپ چیز حکیم صاحب کا روزنامچہ (ڈائری) ہے۔ یہی سب سے طویل حصہ ہے اور یہی مختلف حقائق اور مشاہدات و تجربات کے جمع ہو جانے کی وجہ سے تنوع رکھتا ہے۔

حکیم صاحب! ٹائپ سے بات بنتی نہیں۔ اب تو نوری نستعلیق وغیرہ کا راستہ ہی اپنائیے۔

ماہنامہ تعلیمات	ادارت: ایک وسیع مجلسِ مشاورت جس کے صدر ڈاکٹر محمد اقبال ظفر ہیں

قیمت فی شمارہ ۴/- روپے۔ سالانہ ۴۰/- روپے۔ دفتر: ادارہ تعلیم و تحقیق جامعہ پنجاب لاہور۔

اِس رسالے کے مستقل مباحث میں ملک کا نظامِ تعلیم، فرائض معلّمین، نصابی کتب، اسلام کے تعلیمی نظریات، مسلمانوں کے تعلیمی ادارات اور تجربات جیسے موضوع شامل ہیں۔

تعلیمی اداروں، اساتذہ اور طلبا اسے بالخصوص پڑھیں۔ اگرچہ اس کا دائرۂ افادہ وسیع ہے۔

غلبۂ اسلام	از جناب راشد شاذ۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف مسلم اُمّہ افیئرز، پی او بکس ۷۷

علی گڑھ ۲۰۲۰۰۱۔ انڈیا۔ کاغذ سفید، کتابت و طباعت اچھی۔ سرورق دبیز رنگین۔ قیمت درج نہیں۔

راشد شاذ بہت ذہین نوجوان ہیں اور علی گڑھ یونیورسٹی کی آغوش میں ان کے ذوقِ نظر نے پرورش پائی ہے۔ اور پھر ان کو بھارت کے ماحول نے سوچ بچار کا ایک سانچہ فراہم کیا ہے۔ وہ خوب سوچتے ہیں اور بے تکان پُرزور تحریریں لکھتے ہیں۔

ان کی کتاب پڑھ کر محسوس ہوا کہ اس وقت دُنیا بھر میں بھی اور خصوصاً برصغیر میں احیائے اسلام کا ایک چرچا ہے اور کئی جماعتیں اور چھوٹے چھوٹے گروپ اَدلتے بدلتے تصورات لے کے میدان میں آ گئے ہیں۔ شاذ صاحب ان میں محاکمہ کرنا چاہتے ہیں۔ مگر وہ جج ایسے سخت ہیں کہ ان

کے خاطر فیصلہ کی زد سے کوئی بھی نہیں بچا۔ سب کے لیے فردِ قراردادِ جرم تیار!

ٹھیک ہے کہ یہ بھی ضروری کام اور دلچسپ مشغلہ ہے مگر اس کام کے لیے کچھ زیادہ مطالعہ و مشاہدہ بھی درکار ہے اور کچھ شخصیت کی بالیدگی اور نگاہ کی درستی بھی۔ ابھی دوسروں پر حکم لگانے سے زیادہ خود کچھ کام کر دیکھیے۔ پھر کسی دوسرے کے متعلق کچھ کہنے سے پہلے اس کی پوری بات کو یک جا سمجھیے، بلکہ ان توجیہوں اور توضیحوں کو ساتھ شامل کر لیجیے، جن کے بغیر پوری بات سمجھی ہی نہیں جا سکتی۔

معاف کیجیے گا، بے عنوان لمبی عبارتیں لکھتے چلے جانا اور بے کشش اندازِ گفتگو کے ذریعے تنقیدی نکات کو دوسروں تک پہنچانا زیادہ مفید نہیں پڑے گا۔

اور پھر ٹائیٹل پر اُونٹ کا جو استعارہ آپ نے دیا ہے۔ وہ اب اپنی اچھی معنویت کھو چکا ہے۔ کیا نئے استعارے وضع نہیں ہو سکتے۔

خود نوشت | مرتبہ: گل بخشالوی۔ ناشر: قلم قافلہ کھاریاں، پاکستان۔ قیمت: ۶۵/- روپے

یہ ایک دلچسپ مجموعہ ہے۔ بہت سی شعراء کی کاغذی محفل آراستہ ہے۔ ہر کوئی اپنا اپنا کلام لیے حاضر ہے۔ دلچسپ یہ کہ ہر شاعر کا کلام "بقلم خود" لکھا ہوا ہے جس کی فوٹو نقل طباعت میں آئی ہے۔ بہتوں نے تصویریں بھی فراہم کی ہیں۔ اس لیے شاعری باتصویر ہو گئی ہے — قدیم و جدید رنگ اور طرح طرح کے خیالات و احساسات یک جا ملیں گے۔ اہلِ ذوق لطف اندوز ہوں۔

روئیدادِ عمل ۱۴ | پرنسپل تعلیم القرآن خط و کتابت اسکول، پوسٹ بکس نمبر ۱۲، ۱۷۱۔ محمد نگر لاہور۔

مسیحی مشنریوں نے پاکستان میں اسکولوں اور ہسپتالوں کے علاوہ بہت سے خط و کتابت اسکول بھی کھول رکھے ہیں، جہاں سے مسیحی تبلیغ کے لیے مختصر اور آسان اور مسلسل کورس پھیلا کر استفادہ کرنے والوں کے امتحان لیتے ہیں اور سندات دی جاتی ہیں، علاوہ ازیں انعامات بھی

پھر لٹریچر پھیلانے کا ایک نظام بھی بنتا جاتا ہے۔

اس کے بالمقابل متذکرہ تعلیم القرآن اسکول خط و کتابت کے ذریعے قرآن اور اسلامی تعلیم کو سادہ اور آسان پیرائے ہیں اور مختصر اسباق ہیں پھیلاتا ہے۔ یہ کام جتنے بڑے پیمانے پر ہونا چاہیے، اس سے کم ہے۔ پھر بھی بہت مفید۔ اگر کچھ اچھے لوگ اسے مضبوط اور وسیع کریں تو یہ وقت کی ضرورت ہے۔

فہرست کتب جامعۃ القرآن | از جامعۃ القرآن۔ ۶۰۔ راوی روڈ، لاہور ۲

یوں تو یہ فہرست کتب ہے مگر اس ہیں عجیب عجیب متن درج ہیں۔ مثلاً ۱۔ "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج وقوعہ نہیں"۔ ۲۔ "سنت کو حدیث شمار کرنا توہین نبوت ہے"۔ ۳۔ "یونانیوں نے اللہ اور رسول کے درمیان خلا ظاہر کرنے کے لیے قرآن کو خالق ظاہر کر رکھا ہے"۔ ۴۔ "اس وقت کسی کو معلوم نہیں کہ نماز عمل ہے یا دُعا؟"۔ ۵۔ "اگر کوئی شخص "سورج کو مرکز اور زمین کو اس کے گرد گھومتا ثابت کر دے تو وہ ۲۵ ہزار روپے کا انعام حاصل کر سکتا ہے"۔ ۶۔ "قرآنی تعلیم کا قاعدہ جو حکومت کی طرف سے تیسری جماعت ہیں پڑھایا جاتا ہے وہ بھی بائیبل کا عربی ترجمہ ہے"۔ ۷۔ "جامعۃ القرآن کا لائحہ عمل مسلمانوں کو محمدی مسلمان بنانا ہے"۔ "یونانی مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنا ہے"۔ ۸۔ "محمدی مسلمان نہ تو کبھی کسی سے عطیہ وصول کرتے ہیں، نہ ہی خیرات مانگتے ہیں لیکن علم کی زکوٰۃ (قیمت) ضرور لیتے ہیں۔

کچھ سمجھدار لوگ اس ادارہ کے کارپردازوں سے مل کر ان کا فلسفہ اور نقطۂ نظر معلوم کریں۔

الحقوق الوالدین | از محمد نصیر قریشی الفاروقی۔ ناشران: مؤلف و اولادہ۔ پتہ: مکان نمبر ۹ گلی نمبر ۲۴، مسعود پارک، نئی آبادی، ڈھولن وال بند روڈ، لاہور۔ صفحات: ۸۰ قیمت حسب استطاعت

نام سے ظاہر ہے کہ حقوقِ والدین کے متعلق مضمون ہے۔ قرآنی احکام کے ساتھ احادیث بیان کی گئی ہیں۔ اِکا دکا کمزور روایتیں اور اولیائے مابعد کے متعلق چند قصے ہائے بے سند نہ ہوتے تو کتاب زرِ خالص ہوتی۔ اب بھی اہلِ نظر کے لیے مفید ہے۔ انصاف کا تقاضا یہ

تھا کہ والدین کے حقوق کے ساتھ اولاد کے حقوق بھی واضح کر دیئے جاتے۔

دعوتِ اسلامی کا کام کیوں نہیں ہوتا؟ از شبیر احمد منظر قادوسی۔ ناشر: ادارۂ صدائے سحر، بنگلور، کرناٹک انڈیا۔ قیمت: ۳/- روپے (بھارتی)

برِصغیر کے شمالی یا جنوبی کسی بھی حصے میں اگرچہ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ دعوتِ اسلامی کا کام نہیں ہو رہا، لیکن یہ درست ہے کہ جتنا ہونا چاہیئے، نہیں ہو رہا ہے۔ اس کی دو بڑی وجہیں ہیں: ایک داخلی دوسری خارجی ـــــ داخلی یہ کہ ہمارے دل جو دُنیا کی محبتوں اور لگاوٹوں سے کٹ کر اپنے مقصد کے لیے یک سُو تھے، وہ آہستہ آہستہ سرکتے سرکتے تکاثر و تفاخر کی اس ریس میں شامل ہو گئے ہیں جو سیلاب بلا بن کر ساری دُنیا پہ طاری ہے۔ اسی خاص مسئلے کو پمفلٹ میں لیا گیا ہے۔ دوسری وجہ بے شمار عالمی قوتوں اور سیاسی اداروں اور مذہبی جتھوں اور پروپیگنڈہ کے مرکزوں کی شدید سے شدید تر ہوتی ہوئی مخالفتیں ہیں جن کا پورا اندازہ پہلے نہ تھا۔ اب ان دو حقیقتوں کو سامنے رکھ کر نئے سرے سے نقشۂ کار بنانا چاہیے۔

حکیم ہاشمی صاحب کے پمفلٹ ۱۔ ذکرِ الٰہی ۲۔ خون کے آنسو از جناب حکیم ہاشمی پوسٹ بکس نمبر ۲۵۰۔ حیدرآباد سندھ۔ خط لکھ کر مفت حاصل کریں۔

حکیم صاحب اور ان کے پمفلٹوں کا تذکرہ ہمارے تبصرۂ مطبوعات میں آتا ہی رہتا ہے۔ وہ اچھی اچھی باتیں سادہ انداز سے لکھتے ہیں۔

ماہنامہ تدریس القرآن مدیر: نسیم احمد (بہ تعاون مجلسِ ادارت)، جمعیت تعلیم القرآن کا ترجمان۔ دفتر: عالمگیر روڈ۔ کراچی۔ قیمت فی شمارہ ۳/- روپے سالانہ ۳۰/- روپے

ایک اچھا دینی و تعلیمی ماہنامہ ہے جو شمارہ زیرِ نظر ہے اس میں "کلماتِ ربّی" کے علاوہ مفتی محمد شفیع صاحبؒ، ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی مرحوم، علامہ احسان الٰہی ظہیر مرحوم اور نواب مشتاق احمد خاں صاحب کے علاوہ سیّد غلام احمد ایڈووکیٹ اور خلیل الرحمٰن ایڈیٹر جنگ جیسی شخصیتوں کے مضامین شامل ہیں۔

جمہوری انقلاب کا راستہ | از جناب صفدر حسین صدیقی - ناشر: پاکستان عوامی مجلس ۱۲ - صدیقی اسٹریٹ، ابوبکر بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور -

ہمارے یہاں جمہوریت کے کئی مفہوم رائج ہیں، ایک مفہوم وہ ہے جسے صفدر حسین صدیقی صاحب نے پیش کیا ہے - مگر "جمہوری انقلاب کا راستہ" کے نام سے ایک منشورِ نو مفصل درج ہے، "راستہ" واضح نہیں - تاہم ایسی چیزوں کو پڑھا جانا چاہیے -

---

اعتذار

تبصرہ کے لیے متعدد اہم کتب موصول ہیں - مگر اب تک مطبوعات کے آٹھ صفحات لکھوائے جاچکے ہیں - ماہ رمضان کی وجہ سے کام کا بوجھ بڑھایا نہیں جا سکتا - اس وجہ سے کتب موصولہ کے تبصرے اگلے ماہ میں درج ہو سکیں گے -

(ا د ا ر ہ)